دین اور شریعت ، اہل ایمان کے سپرد امانت

اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو فرائض عائد کیئے، جن چیزوں کو حرام قرار دیا اور جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں

انسان درحقیقت اِس زمین میں اللہ کا خلیفہ اور نائب ہے۔خلافت اور نیابت کی ذمہ داری کا حق ادا کرنے کیلئے اسے شریعت کے احکامات کا مکلّف بنایا گیا ہے۔دین اور شریعت کے سارے مطالبات اللہ کی امانت ہیں،ان کی ادائیگی اہلِ ایمان کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم امانت کا ذکر بڑے ہی خوفناک اور دل ہلا دینے والے انداز میں یوں کیا ہے:

”ہم نے (اپنی شریعت) کے بارِ امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ ڈر گئے تو انسان نے شریعت کی اس امانت کا بوجھ اٹھالیا، بے شک وہ ظالم اور جاہل ہے(انسان پر اس امانت کا بوجھ اس لئے ڈالا گیا تا کہ اللہ اس کا حق ادا نہ کرنے والے منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں اور عورتوں کو جو اس امانت کا حق ادا کریں گے) اپنی بخشش اور فضل سے نوازے اور اللہ بڑا ہی بخشش والا اور مہربان ہے۔“

دین اور شریعت کی اس امانت کے حوالے سے مولانا مودودیؒ شہادتِ حق میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

”میرے علم میں آپ کا حال اور آپ کا مستقبل معلق ہے اس سوال پر کہ آپ اس ہدایت کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں جو آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معرفت پہنچی ہے جس کی نسبت سے آپ کو مسلمان کہا جاتا ہے اور جس کی نسبت آپ خواہ چاہیں یا نہ چاہیں ہر حال میں اسلام کے نمائندے قرار پاتے ہیں۔اگر آپ اس امانت کی صحیح پیروی کریں اور اپنے قول وعمل سے اس کی سچی شہادت دیں اور آپ کے اجتماعی کردار میں پورے اسلام کا ٹھیک ٹھیک مظاہرہ ہونے لگے تو آپ دنیا میں سربلند اور آخرت میں سرخ رو ہوں گے۔“

آگے چل کر مولانا لکھتے ہیں:

”لیکن اس کے برعکس اگر آپ کا یہی رویہ رہا کہ اللہ کی بھیجی ہوئی امانت ہدایت پر بار رزر بنے بیٹھے رہے، نہ خود اس سے مستفید ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کو اس کا فائدہ پہنچنے دیتے ہیں۔اسلام کے نمائندے ہو کر اپنے مجموعی قول وعمل سے شہادت زیادہ تر جاہلیت،شرک، دنیا پرستی اور اخلاقی بے قیدی کی دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی کتاب طاقِ نسیان پر رکھی ہے اور رہنمائی کیلئے ہر امامِ کفر اور ہر منبع ضلالت کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔دعویٰ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا ہے اور بندگی ہر شیطان اور طاغوت کی کی جارہی ہے......تو اس صورت حال میں نہ آپ کی دنیا ہی درست ہوسکتی ہے نہ ہی آخرت۔ “

یہ ہے دراصل ہمارا اصل المیہ کہ ہمیں قرآن اور سنت کی امانت کا حامل بنایا گیا لیکن آج اللہ تعالیٰ کی یہ امانت ہمارے لئے بنی اسرائیل کی طرح بوجھ بن چکی ہے۔ہم سے پہلے بنی اسرائیل کو اس امانت کا حامل بنایا گیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، اسے بھی زیادہ بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا، ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا“ (الجمعہ 5)۔

کتنی بدترین مثال دی گئی ہے اور آج ہمارا بھی یہی حال ہے جیسا کہ مولانا نے نشاندہی کی ہے کہ اللہ کی کتاب پر گرد و غبار پڑ رہا ہے، وہ ہماری ہدایت اور رہنمائی کیلئے بھیجی گئی ہے، ہم نے اس سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے یورپ اور مغرب سے آنے والی ''وحی'' کو نجات کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے جس کی وجہ سے ہم پستی اور گراوٹ کے گڑھوں میں ہر روز نیچے کی طرف جا رہے ہیں۔ برادران اسلام! نجات کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اللہ اور اس کی شریعت کے احکامات کی امانت کو پھر سینے سے لگالیں۔ دل اور دماغ کو اس کی ہدایت سے روشنی پہنچائیں اور اس روشنی میں صراط مستقیم پر چل پڑیں تو انشاء اللہ دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی سرخ رو ہوں گے۔

سورۃ الانفال 27 میں ارشاد ربانی ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے (حقوق) میں جان بوجھ کر خیانت نہ کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں بھی خیانت نہ کرو۔''

علماء اور مفسرین بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو فرائض عائد کیے ہیں اس نے جن حقوق کا ہم سے مطالبہ کیا ہے، جن چیزوں کو ہمارے لئے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے، ہمیں ان سے روکا اور منع کیا ہے اور جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ آج ہمیں انفرادی اور اجتماعی ہر سطح پر اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم کس حد تک اس امانت کی پاس داری اور اس کا حق ادا کر رہے ہیں۔ ہمارا ملک پاکستان بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی ایک امانت ہے، ہم نے یہ خطۂ زمین مسجد کی حیثیت سے اس لئے حاصل کیا تھا اور ہمارے آباء واجداد نے بھی صرف اسی مقصدِ وحید کیلئے مالوں اور جانوں کے علاوہ عزتوں اور عصمتوں کو بھی قربان کیا تھا کہ اس خطۂ زمین کو اسلام کی تجربہ گاہ بنا کر دنیا کے سامنے اسلامی ریاست اور اسلامی عدل وانصاف کی مثال قائم کی جائے گی۔

وطن عزیز کے باسیو! اللہ کی اس امانت کا حق بھی ہم نے ادا نہیں کیا اور اپنے بزرگوں کا جو قرض ہم پر تھا اس سے بھی ہم سبکدوش نہیں ہوئے۔ ہم نے اس خطۂ زمین کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کے بجائے طاغوت کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ اب انتہا ہوگئی ہے، رک جایئے مالک حقیقی کی طرف رجوع کیجئے اور سچی توبہ اور لگن کے ساتھ ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے دامنِ رحمت سے چمٹ جایئے، ارشاد ربانی ہے:

واعتصمو بحبل لله جميعاً ولا تفرقوا۔

''سب باہم مل کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اپنے اختلافات کو بھلا کر۔''

ایمان اور اسلام کی بنیاد پر تحریک پاکستان کی طرح ایک مرتبہ پھر وحدتِ امت کا ثبوت دیں اور قرآن اور سنت کی تعلیمات کو انفرادی اور جتماعی زندگیوں پر جاری اور نافذ کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں، ہم دوبارہ ایک باعزت قوم اور باوقار پاکستانی بن سکتے ہیں ۔امام مالک کے اس قول کو ہر پاکستانی حرزِ جان مان لے کہ:

''**لايصلح آخر هذه الامة الابما صلح به اولها**'' اس امت کے آخری دور کے بگاڑ اور فساد کی اصلاح بھی اسی چیز سے ہو گی جس سے اس کے اول دور کی اصلاح ہوئی تھی ''**كتاب الله و سنتِ رسول** ﷺ'' اللہ کی کتاب اور نبی رحمت ﷺ کا طریقۂ زندگی۔

آؤ دوستو اِک کام کریں اسوۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عام کریں
جن چراغوں سے ہو روشنی ان چراغوں کا اہتمام کریں